سوال

(148)الکحل والی خوشبو کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الکحل والی خوشبو کا کیا حکم ہے؟(فتاویٰ المدینہ:108)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الکحل والی خوشبو کہ جو تیل والی نہ ہو' نجس نہیں ہے لیکن کبھی کبھار حرام ہوتی ہے۔ حرام اس وقت ہوتی ہیں کہ جب الکحل اتنے زیادہ مقدار میں ہو کہ الکحل کی وجہ سے وہ خوشبو پانی کی طرح بہنے والی بن جائے تو ایسی صورت میں نشہ آور بھی بن جاتی ہے۔ تو اس وقت ان نشہ آور چیزوں میں شامل ہو جاتی ہے کہ جنھیں نشہ کی وجہ سے خریدنا اور بیچنا منع ہوتا ہے۔

اس وقت ان کا لین دین جائز نہیں ہے اور خوشبو لگانا بھی جائز نہیں ہے کہ کیونکہ اس وقت کسی بھی صورت میں ان کا استعمال اس اللہ کے فرمان کے عموم میں داخل ہوتا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ

کہ گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عن ابنِ عُمَرَ قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ"

اللہ تعالی کی دس اشخاص پہ شراب کی وجہ سے لعنت ہے پینے والے' پلانے والے' نچوڑنے والے' اٹھانے والے' جس کی طرف اٹھایا جا رہا ہے اور بیچنے والے اور خریدنے والے سب پر۔ اس لیے ہم الکحل والی خوشبوؤں کی تجارت سے آپ کو دور رہنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ خصوصاً کہ جب ان پر لکھا ہو کہ اس میں ساٹھ فیصد اور اس میں ستر فیصد الکحل ہے تو اس چیز کا معنی یہ ہے کہ اس کا نشہ آور ہونا ممکن ہے۔ شریعت کے ابواب میں سے ایک باب "سدالذریعة" بھی کہ جس کا معنیٰ ہے جو چیز خود حرام ہے اس کے اسباب بھی حرام ہیں۔ شارع حکیم نے اس کے دروازے بھی بند کر دیے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ"

کہ جس کا زیادہ نشہ دینا ہو تو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ الکحل والی خوشبو نہیں بیچنا چاہیے۔ خصوصا کہ جب ان میں الکحل کی ملاوٹ زیادہ ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

معاملات کا بیان صفحہ: 234

محدث فتویٰ